یا عہد صحابہؓ میں اس کی نظیر تلاش کرنی فعل عبث ہے کیونکہ زمانۂ نبوی میں شہر کی تمام عورتیں حسب فرمان نبی عیدگاہ میں حاضر ہوتی تھیں اسی طرح عہد صحابہ میں بھی یہی دستور رہا۔ البتہ خلیفہ رابع حضرت علیؓ کا ایک اثر مروی ہے کہ انھوں نے کسی شخص کو حکم دے رکھا تھا کہ وہ کمزوروں (عورتوں، بچوں، بیماروں، بوڑھوں) کو مسجد میں عید کی نماز پڑھادیا کرے۔ عن ابی اسحٰق ان علیا امر رجلا ان یصلی بضعفة الناس یوم العید فی المسجد رکعتین (بیہقی ص۳۱۰ ج ۳) امام الائمہ حضرت امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں باب قائم کیا ہے ”اذا فاتہ العید یصلی رکعتین وکذلک النساء ومن کان فی البیوت والقری لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا عیدنا یا اھل الاسلام“ قال ابن المنیر یوخذ مطابقة الترجمة من قولہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا ایام عید فاضاف نسبة العید الی الیوم فیستوی فی اقامتہا الفذ والجماعة والنساء والرجال قال ابن رشد وتتمتہ ان یقال انھا ایام عید ای لاھل الاسلام بدلیل قولہ فی الحدیث الآخر عیدنا لاھل الاسلام قال ووجدت بخط ابی القاسم بن الورد لما سوغ صلی اللہ علیہ وسلم للنساء راحة العید المباح کان آکد ان یندبھن الی صلوتہ فی بیوتھن فیلتئم قولہ فی الترجمة وکذلک النساء مع قولہ فی الحدیث (ای حدیث الباب) دعھما فانھا ایام عید (فتح ص۳۵۳) وقال محدث الھند الشاہ ولی اللہ الدھلوی اضافة العید الی جمیع اھل الاسلام یدل بظاھرھا علی انہ لا اختصاص لہ بالبعض بل ھو عید للکل فینبغی ان یصیب کلاً من اھل الاسلام حظ من الطاعة الخاصة بذلک الیوم وقس علیہا لاستدلال بالحدیث الآتی فان قولہ فانھا ایام عید من دون تقیید بالرجال والمصلین بالجماعة یدل علی ذلک وایضا یشعر بان التعید حق الیوم فمن شھد ذلک الیوم سواء کان امرأة او صبیا او بدویا او قرویا تعین فتدبر انتھی۔ ونیز جب عورتیں اپنے گھروں میں پنجگانہ فرائض جماعت کے ساتھ بلاکراہت ادا کرسکتی ہیں (ابوداؤد) تو ان کے لئے عیدین کی نماز جو سنت ہے یا بقول حنفیہ واجب ہے کسی مکان یا مسجد میں جمع ہوکر جماعت کے ساتھ ادا کرنی بلاکراہت بدرجہ اولی جائز ہوگی۔ ومن ادعی الفرق بینھما فعلیہ البیان۔ حضرت عائشہ کے اثر مذکور فی السوال سے گھر میں عورتوں کی نماز عید باجماعت کے جواز پر استدلال میرے نزدیک درست ہے لیکن فقہاء حنفیہ اس اثر سے عورتوں کے عیدگاہ جانے اور پنجگانہ فرائض کے مسجد میں ادا کرنے کی کراہت پر استدلال کرتے ہیں وھو مردود بجستہ وجوہ ذکرھا الامام ابن حزم فی المحلی وقد بسط الکلام فی الرد علی من استدل بہ علی المنع والکراھة فاجاد واحسن فللہ درہ۔

(۲) نماز میں اور نماز سے باہر ہمیشہ یا کبھی صرف ٹوپی استعمال کرنی بلاشبہ جائز اور مباح ہے پگڑی باندھنی نہ فرض ہے نہ واجب نہ سنت موکدہ۔ اور حدیث ان فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس (ترمذی ابوداؤد) ضعیف ہے اور اگر صحیح بھی مان لی جائے تو ابن الملک وغیرہ شراح کے بیان کردہ معنی کے مطابق اس حدیث سے